Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۲ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ / ۱۴ وفا ۱۳۵۱ہش / ۱۴ جولائی ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۵۹

اخبار احمدیہ

34

ایبٹ آباد ۱۱ روفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے آمدہ ۱۱ روفا کی اطلاع مظہر ہے کہ "گزشتہ ایام میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے طبیعت اچھی رہی۔ الحمد للہ"
احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۳ روفا۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ جگر میں خرابی کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ کبھی کبھی سر درد اور ضعف کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے آمین۔

ربوہ ۱۳ روفا۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی طبیعت بفضلہٖ تعالےٰ اچھی ہے۔ احباب آپ کی صحت و عافیت کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

خدا تعالےٰ کی ساری مخلوق کی ہمدردی کرو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔
"میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالےٰ کی ساری مخلوق کی ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ مسلمان ہو۔ ہندو ہو۔ عیسائی یا کوئی اور ہو۔ میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی قوم تک محدود کرنا چاہتے ہوں۔"
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمدردی کا جو اصول بیان فرمایا ہے اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نصرت جہاں سکیم میں اسے نمایاں حیثیت دی ہے اور افریقہ کے دور دراز علاقوں میں ہیلتھ سنٹر کھل رہے ہیں اور ہر مذہب اور ہر خیال کے ہزار ہا مریض ان سے فائدہ اٹھا کر شفایاب ہو رہے ہیں — آیئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کو مضبوط بنا کر اس پروگرام کو اور وسعت دیں۔
(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

فضل عمر درس القرآن

کلاس ۱۵ ر جولائی تا ۲۱ ر جولائی مقامی طور پر اور ۲۲ ر جولائی سے ۱۴ ر اگست تک مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زندہ مذہب اور زندہ رسول کی تابندہ و درخشاں علامت

اس کی حقیقی اور کامل پیروی کرنے والے روح القدس اور آسمانی برکات کا انعام پاتے ہیں

"یہ بات سچ ہے کہ ہر ایک مذہب جو خدا تعالےٰ کی طرف سے ہو کر اپنی سچائی پر قائم ہوتا ہے اس کے لئے ضرور ہے کہ ہمیشہ اس میں ایسے انسان پیدا ہوتے رہیں کہ جو اپنے پیشوا اور ہادی اور رسول کے نائب ہو کر یہ ثابت کریں کہ وہ نبی اپنی روحانی برکات کے لحاظ سے زندہ ہے فوت نہیں ہوا۔ کیونکہ ضرور ہے کہ وہ نبی جس کی پیروی کی جائے جس کو شفیع اور منجی سمجھا جائے وہ اپنی روحانی برکات کے لحاظ سے ہمیشہ زندہ ہو۔ اور عزت اور رفعت اور جلال کے آسمان پر اپنے چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ ایسا بدیہی طور پر مقیم ہو اور خدائے ازلی ابدی حی و قیوم ذوالاقتدار کے دائیں طرف بیٹھا اس کا ایسے پُر زور الٰہی نوروں سے ثابت ہو کہ اس سے کامل محبت رکھنا اور اس کی کامل پیروی کرنا لازمی طور پر اس نتیجہ کو پیدا کرتا ہو کہ پیروی کرنے والا روح القدس اور آسمانی برکات کا انعام پائے۔ اور اپنے پیارے نبی کے نوروں سے نور حاصل کر کے اپنے زمانہ کی تاریکی کو دُور کرے۔ اور مستعد لوگوں کو خدا کی ہستی پر وہ پختہ اور کامل اور درخشاں اور تاباں یقین بخشے جس سے گناہ کی تمام خواہشیں اور سفلی زندگی کے تمام جذبات جل جاتے ہیں۔ یہی ثبوت اس بات کا ہے کہ وہ نبی زندہ اور آسمان پر ہے۔ سو ہم اپنے خدائے پاک ذوالجلال کا کیا شکر کریں کہ اس نے اپنے پیارے نبی محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی کی توفیق دے کر اور پھر اس محبت اور پیروی کے روحانی فیضوں سے جو سچی تقویٰ اور سچے آسمانی نشان ہیں، کامل حصہ عطا فرما کر ہم پر ثابت کر دیا کہ وہ ہمارا پیارا برگزیدہ نبی فوت نہیں ہوا بلکہ وہ بلند تر آسمان پر اپنے ملیک مقتدر کے دائیں طرف بزرگی اور جلال کے تخت پر بیٹھا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۵ صـ ۳۹-۱۳۸)

(پبلشر :۔ مسعود احمد ؛ پرنٹر :۔ عبدالحی ایم اے ؛ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت :۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ ؍ وفا ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس اور اس کی اہمیّت

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی بعثت کا ایک مقصد یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ کی رُو سے یہ تھا کہ قرآن مجید کی عظمت کو دوبارہ دِلوں میں قائم کیا جائے، اس کے حقائق و معارف سے لوگوں کو آگاہ کر کے انہیں اِس کا والہ و شیدا بنایا جائے اور اس کی بے مثال و لازوال تعلیم پر لوگوں کو عمل پیرا کرا کے اللہ تعالیٰ سے ان کا مضبوط اور پختہ تعلق قائم کیا جائے تا اسلام کو دُنیا میں سربلندی نصیب ہو اور وہ از سرِ نو غالب آتا چلا جائے۔ چنانچہ حضور علیہ السّلام نے اپنی بعثت کے اِس مقصد کا ذکر کرتے ہوئے اعلان فرمایا:۔

"خداوند تعالیٰ نے اِس احقر العباد کو اِس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشانِ آسمانی اور خوارقِ غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائلِ عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیماتِ حقّہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر مُلک میں شائع اور رائج فرماوے اور اپنی حجّت ان پر پُوری کرے۔"

(براہینِ احمدیہ صفحہ ۵۰۴-۵۰۵ حاشیہ در حاشیہ ۳)

نیز آپ نے اپنے بعض عربی الہامات اور ان کا اُردو ترجمہ درج کرنے کے بعد اپنی بعثت کی اِس غرض کے ایک پہلو سے جو بلاشبہ اس کا بنیادی پہلو ہے پُورا ہونے کا ذکر کرتے ہوئے رقم فرمایا:۔

"اِن تمام الہامات میں یہ پیشگوئی تھی کہ خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے اور میرے ہی ذریعہ سے دینِ اسلام کی سچائی اور تمام مخالف دینوں کا باطل ہونا ثابت کر دے گا۔ سو آج وہ پیشگوئی پوری ہوئی کیونکہ میرے مقابل پر کسی مخالف کو تاب و تواں نہیں کہ اپنے دین کی سچائی ثابت کر سکے۔ میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور میرے قلم سے قرآنی حقائق اور معارف چمک رہے ہیں۔ اُٹھو اور تمام دُنیا میں تلاش کرو کہ کیا کوئی عیسائیوں میں سے یا سکھوں میں سے یا یہودیوں میں سے یا کسی اَور فرقہ میں سے کوئی ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کے دکھلانے اور معارف اور حقائق کے بیان کرنے میں میرا مقابلہ کر سکے۔ مَیں وہی ہوں جس کی نسبت یہ حدیث صحاح میں موجود ہے کہ اس کے عہد میں تمام ملّتیں ہلاک ہو جائیں گی مگر اسلام کہ وہ ایسا چمکے گا جو درمیانی زمانوں میں کبھی نہیں چمکا ہو گا۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۲۰ تا ۱۲۲)

علمی سطح پر حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی بعثت کے اِس مقصد کے پُورا ہونے کے ساتھ ساتھ اِس امر کی اشد ضرورت تھی کہ قرآنِ مجید کی عظمت اور اس کی حقانیت کو رُوئے زمین پر بسنے والی دوسری اقوام پر آشکار کر کے انہیں قرآنِ مجید کا والہ و شیدا بنایا جائے تا وہ رشد و ہدایت اور علم و حکمت کے اِس سرچشمہ سے سیراب ہو کر اس کی انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشّان برکات سے بہرہ ور ہو سکیں اور اِس طرح اپنے مقصدِ حیات کو پا کر عند اللہ سُرخرو اور فائز المرام ہو سکیں۔ یہ جبھی ممکن تھا کہ پہلے ایک ایسی جماعت معرضِ وجود میں آئے کہ جو قرآنِ مجید کی عظمت کو اپنے دِلوں میں جگہ دے کر اُس سے والہانہ محبّت کرنے والی ہو اور قرآنِ مجید کی اطاعت کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھ کر اس کی بے مثال و لازوال تعلیم کا عملی نمونہ دُنیا کے سامنے پیش کرنے والی ہو اور پھر ساتھ کے ساتھ وہ دُنیا میں قرآنی علوم کی اشاعت کر کے اس کی صداقت کو دُنیا پر آشکار کرنے والی ہو اور انہیں اس کے حلقۂ اطاعت میں لانے والی ہو۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اپنے متبعین پر اِس ضرورت کو بڑی شدّ و مدّ کے ساتھ ظاہر فرما کر انہیں قرآنِ مجید سے سب سے زیادہ محنت کرنے اور اسے اپنا دستور العمل بنانے کی نہایت پُر زور انداز میں بار بار تلقین فرمائی۔ مثال کے طور پر آپ نے اپنے احباب کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے، کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے۔ ... اِس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دُنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔"

(کشتی نوح)

نیز قرآنِ مجید کی عظمت، اس کی عظیم الشّان برکات اور اس کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر دوسروں کو اس کی صداقت کا قائل کرنے کی اہمیّت ذہن نشین کراتے ہوئے حضور علیہ السلام نے مزید فرمایا:۔

"جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور قول پر قرآن کو مقدّم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدّم رکھا جائے گا۔ نوعِ انسان کے لئے رُوئے زمین پر اَب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔"

(کشتئ نوح)

یہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے قرآنِ مجید سے اپنے بے پایاں محبت و عشق نیز اپنے احباب کو قرآنِ مجید سے محبّت رکھنے اور اسے اپنا دستور العمل بنانے کی پُر زور تلقینوں اور حضورؑ کی خداداد قوّتِ قدسیہ کا اثر تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے لاکھوں انسان آپ کی اتّباع میں قرآنِ مجید سے بے انتہاء محبّت و عشق رکھنے والے اور اسے ہر قول پر مقدم رکھنے والے، اس کی تعلیمات پر صدقِ دِل سے عمل پیرا ہونے والے، اور دُنیا میں اس کی اشاعت کے لئے ہر قسم کی مالی و جانی قربانیاں کرنے والے پیدا ہو گئے جنہوں نے آگے چل کر خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے قرآنِ مجید کو چار دانگِ عالم میں پھیلانے اور اس کے پیغام کی اشاعت کرنے کا عظیم الشّان کارنامہ سرانجام دیا۔ قرآنِ مجید سے یہ اسی محبّت و عشق اور اس کو اپنا دستور العمل بنانے کا جذبہ ہی ہے جو جماعتِ احمدیہ کو خلافت کے آسمانی نظام کی برکت کے طفیل دُنیا کی مختلف زبانوں میں قرآنِ مجید کے تراجم پھیلانے اور اقوامِ عالم کو اِس کا والہ و شیدا بنانے کی توفیق مِلتی چلی آ رہی ہے اور بالخصوص خلافتِ ثالثہ کے نئے مقدّس و مُبارک دَور میں قرآن مجید کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے اور اس کے انوار سے دُنیا کو منوّر کرنے کی نئی نئی راہیں کُھلتی چلی آ رہی ہیں۔

اِسی غرض کے ماتحت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت میں قرآنی علوم و معارف سیکھنے، ان سے اپنے سینہ و دِل منوّر کرنے اور ایک نئے جذبہ و جوش کے ساتھ ان پر عمل پیرا ہونے کی ایک نئی رَو چلائی ہوئی ہے۔ اِس نئی رَو کی ایک اہم کڑی فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس بھی ہے جو امسال ۱۵ ؍ وفا سے ۲۱ ؍ وفا تک اضلاع میں مقامی طور پر اور ۲۲ ؍ وفا سے ۱۴ ؍ ظہور تک مرکزی طور پر ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ ہر سال منعقد ہونے والی اِس کلاس کی غرض یہی ہے کہ احبابِ جماعت کے اندر قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے اور ان سے اپنے قلوب و اذہان منوّر کرنے کی اہلیت پیدا ہو اور پھر وہ ایک دُنیا کو ان سے بہرہ ور اور منوّر کرنے کا وسیلہ ثابت ہوتے چلے جائیں تا اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّھَا کا نظارہ دُنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔ پس یہ کلاس کوئی معمولی کلاس نہیں ہے بلکہ یہ قرآنی علوم و معارف کو دُنیا بھر میں عام کرنے اور اقوامِ عالم کو قرآنِ مجید کا والہ و شیدا بنانے کی آسمانی سکیم کی ایک اہم کڑی ہے۔ اِس کلاس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانا احبابِ جماعت کا اوّلین فرض ہے۔ اِس میں پُورے تعہد کے ساتھ شریک ہونے اور اس سے صحیح طور پر استفادہ کرنے کے نتیجہ میں ان میں نہ صرف خود قرآنی علوم سے بہرہ ور ہونے کی اہلیت پیدا ہو گی بلکہ وہ اِس طرح دوسری اقوام کو بھی اِس اہلیت سے ہمکنار کرنے کی آسمانی جدّوجہد میں حصّہ دار بننے کی سعادت سے بہرہ یاب ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز و باللہ التّوفیق ٭

خدّام کے لئے ایک عمدہ موقع

امسال فضلِ عمر درس القرآن کلاس ۱۵ ۔جولائی تا ۲۱ ۔جولائی مختلف اضلاع میں مقامی طور پر اور ۲۲ ۔جولائی تا ۱۴ ؍ اگست مرکزِ سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ خدّام کے لئے علمِ قرآن سیکھنے اور مرکزِ سلسلہ کی برکات سے مستفیض ہونے کا یہ ایک عمدہ موقع ہے۔ جملہ قائدینِ مجالس کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام اِس کلاس میں شامل ہوں۔

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگلستان میں سالِ رواں کا پہلا نہایت کامیاب یومِ تبلیغ

تبلیغی لٹریچر کی وسیع اشاعت انفرادی اور اجتماعی طور پر تبلیغ اسلام ہائیڈ پارک لندن میں کامیاب لیکچر

(مکرم عطاء المجیب راشد صاحب ۔ ایم اے ۔ نائب امام مسجد فضل لندن)

اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے اور اس پیغام ہدایت کو ہر ممکن طریق پر پھیلانا ہر مسلمان کے اوّلین فرائض میں شامل ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے دلوں میں تبلیغ اسلام کا کچھ ایسا جوش اور ولولہ پیدا کیا ہے کہ ہر احمدی اس جذبہ سے سرشار نظر آتا ہے۔ اس جذبہ کو ترقی دینے اور تبلیغ اسلام کے عملی ذرائع سے آگاہ کرنے نیز احباب جماعت کے دلوں میں انفرادی اور اجتماعی طور پر تبلیغ اسلام کی تحریک کو تیز تر کرنے کے لئے محترم جناب بشیر احمد خان صاحب امام مسجد فضل لندن نے یہ فیصلہ فرمایا کہ امسال ۱۸ جون کو برطانیہ میں سال رواں کا پہلا یوم تبلیغ منایا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مقررہ تاریخ کو یہ دن منایا گیا۔ اور ہر لحاظ سے نہایت کامیاب رہا فالحمد للہ علیٰ ذالک

یوم تبلیغ کے انعقاد کا فیصلہ کرنے کے بعد اخبار احمدیہ لندن کے ذریعہ احباب جماعت کو اطلاع دے دی گئی۔ نیز درخواست کی گئی کہ اس کی پوری پوری تیاری فوری طور پر شروع کر دیں۔ ہدایات میں یہ امور شامل تھے کہ خاص طور پر دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ سعید ارواح کی توجہ اسلام کی طرف پھیر دے۔ مناسب لٹریچر حاصل کریں اور کسی غیر مسلم فیملی کو اپنے ہاں کھانے یا چائے کی دعوت پر مدعو کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احباب جماعت نے انفرادی طور پر یوم تبلیغ کی خوب تیاری کی۔ بہت سے احباب نے مشن کی تحریک پر ۱۵ جون کو یوم تبلیغ کی کامیابی کے لئے دعائیں کرنے کی غرض سے نفلی روزہ بھی رکھا۔ اخبار احمدیہ میں بار بار اعلان کے علاوہ صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کے ذریعہ اور انفرادی رابطہ کے ذریعہ بھی احباب جماعت کو یوم تبلیغ کے بارہ میں یاد دہانی کروائی جاتی رہی۔

مورخہ ۱۷ جون کو محمود ہال میں یوم تبلیغ کے سلسلہ میں ایک اجلاس عام منعقد ہوا جس میں لندن کے احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ مکرم جناب بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن کی صدارت میں اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ منظومات کے بعد نائیجیریا کے آئے ہوئے ہمارے افریکن احمدی بھائی مکرم خلیل محمود صاحب نے "نائیجیریا میں احمدیت" کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں محترم جناب امام صاحب نے تبلیغ اسلام کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور خاص طور پر یوم تبلیغ کے پروگرام اور طریق کار کی وضاحت کی۔

مورخہ ۱۸ جون کو پروگرام کے مطابق انگلستان کے طول و عرض میں جماعت ہائے احمدیہ کے زیر اہتمام سال رواں کا پہلا یوم تبلیغ نہایت وسیع پیمانے پر منایا گیا۔ لندن میں صبح ساڑھے نو بجے احباب جماعت محمود ہال میں جمع ہو گئے۔ جہاں محترم جناب امام صاحب کی نگرانی میں مکرم جناب غلام احمد صاحب چغتائی نے احباب کو مختلف گروپوں میں تقسیم کر کے ترتیب کے ساتھ بٹھایا اور ہر گروپ لیڈر کو مشن کی طرف سے شائع کردہ لٹریچر مناسب تعداد میں دیا۔ تلاوت و منظومات کے بعد خاکسار نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں بعض ضروری امور پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ غیر مسلموں سے گفتگو کرتے ہوئے کن کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ آخر میں محترم جناب بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن نے احباب جماعت کو اسی سلسلہ میں مزید ہدایات سے نوازا۔ اور ساڑھے دس بجے کے قریب احباب جماعت کو اجتماعی دعا کے بعد لندن مشن سے روانہ کیا۔

لندن میں لٹریچر تقسیم کرنے اور پیغام حق کی اشاعت کی غرض سے بارہ وفود تشکیل کئے گئے۔ جن میں مجموعی طور پر ۷۲ احباب جماعت شامل تھے ہر گروپ کے ممبران بڑے بڑے کتبات (PLAY CARDS) اٹھائے ہوئے تھے جن پر موٹے الفاظ میں

ISLAM MEANS PEACE
ISLAM- A UNIVERSAL RELIGION
PROMISED MESSIAH HAS COME

اور اس قسم کے متعدد فقرات لکھے ہوئے تھے جو ہر دیکھنے والے کی توجہ کو کھینچنے کا موجب بنتے تھے۔ اکثر عیسائیوں کے لئے یہ نظارہ اس لحاظ سے حیرت کا موجب تھا کہ انہوں نے اس سے قبل نہ تو اسلام کے بارہ میں کبھی اس زاویہ نگاہ سے سوچا تھا اور نہ ہی مسلمانوں کو اس طرح اپنے دین کی خاطر سرگرم عمل دیکھا تھا۔ اس روز بہت سے غیر از جماعت مسلمان بھی ہمارے دوستوں سے ملے اور اکثر نے تبلیغ اسلام کی خاطر اس بے لوث اور مخلصانہ خدمت کو بہت سراہا اور برملا اس امر کا اعتراف کیا کہ آپ لوگوں کو اسلام کا نام بلند کرتے دیکھ کر ہمارا سر فخر سے اونچا ہو گیا ہے۔ ہمارے یہ بارہ وفود مسجد سے روانہ ہو کر لندن کے مختلف علاقوں میں پھیل گئے۔ اور بارش اور سردی سے بالکل بے نیاز ہو کر صبح سے لے کر شام کے چار بجے تک انگلستان کے دارالحکومت لندن میں جو عیسائیت کا مرکز سمجھا جاتا ہے، خدائے واحد کی منادی اور اسلام کی عظمت کا پرچار کرتے رہے۔ تبلیغ اسلام کے اس عملی پروگرام میں انصار، خدام اور اطفال سب نے ہی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور لندن کے گلی کوچوں میں ہر ملنے والے کو نہایت احسن رنگ میں اسلام کا لٹریچر پیش کیا۔ لٹریچر کی تقسیم کے بارہ میں احباب جماعت کو یہ ہدایت دی گئی تھی کہ صرف خواہش مند اور مطالعہ کا وعدہ کرنے والے احباب کو ہی لٹریچر دیا جائے تا کہ وہ بلاوجہ ضائع نہ ہو۔ اس لئے لٹریچر کی تقسیم میں بہت احتیاط برتی گئی۔ اس ایک دن میں لندن میں کثیر تعداد میں کتب اور پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ ۱۸ احباب نے مزید معلومات حاصل کرنے کی غرض سے اپنے پتہ جات نوٹ کروائے اور متعدد احباب نے وعدہ کیا کہ وہ اسلام کے بارہ میں مزید مطالعہ کی غرض سے ہماری مسجد میں تشریف لائیں گے۔

لندن مشن سے وفود کو روانہ کرنے کے بعد مکرم جناب بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن نے لندن کے مختلف علاقہ جات کا دورہ کیا اور احباب جماعت کے تبلیغی کام کا موقعہ پر جائزہ لیا۔ خاکسار نے ایک تبلیغی گروپ کی قیادت کی آکسفورڈ سٹریٹ میں لٹریچر تقسیم کرنے کے بعد لندن کے مشہور ہائیڈ پارک میں جا کر گوشہ مقررین SPEAKERS CORNER میں اسلام کے بارہ میں قریباً دو گھنٹے تک تقریر کی جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت کامیاب رہی سینکڑوں احباب نے تقریر اور سوال و جواب کو سنا اور اس دوران میں میرے ساتھیوں نے کثرت کے ساتھ لٹریچر تقسیم کیا۔

لٹریچر کی تقسیم سے فارغ ہو کر پانچ بجے کے قریب احباب جماعت دوبارہ مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ ہر شخص مطمئن اور خوش نظر آتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے خدائے واحد اور اسلام کا نام بلند کرنے کی توفیق ملی ہے۔ ایک مختصر اجلاس منعقد ہوا جس میں سب گروپس کے قائدین نے اپنے اپنے گروپ کے کام کی رپورٹ، اپنے تاثرات، تجربات اور مشاہدات بیان کئے۔ یہ مجلس ہر لحاظ سے بہت مفید اور ایمان افروز ثابت ہوئی۔

لندن کے علاوہ انگلستان کے باقی شہروں میں بھی جماعت ہائے احمدیہ نے یوم تبلیغ بڑے اہتمام سے منایا۔ جلنگھم میں احباب جماعت نے ۳۵۰ انگریزی پمفلٹ اور ۱۲ کتب تقسیم کیں۔ لائبریریوں میں بھی جماعت کی کتب رکھوائی گئیں۔ بہت سے افسران کو لٹریچر بذریعہ ڈاک ارسال کیا گیا۔ ہڈرزفیلڈ میں احباب جماعت نے گلی کوچوں میں اور مختلف چرچوں کے سامنے ان کی اجازت سے لٹریچر تقسیم کیا۔ بہت سے لوگوں نے اسلام سے گہری دلچسپی کا اظہار کیا اور مزید معلومات حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ ایک مقامی اخبار میں

WHAT IS ISLAM

کے عنوان سے ایک نمایاں طور پر اشتہار شائع کروایا گیا۔ اس طرح یہ پہلا موقعہ تھا کہ اس علاقہ میں قریباً ۵۰ ہزار افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ ایک لوکل اخبار نے یوم تبلیغ کی رپورٹ بھی شائع کی۔ کرائیڈن کی جماعت کے دوستوں نے بھی کرائیڈن کے سب علاقوں میں وسیع پیمانے پر لٹریچر تقسیم کیا اور زبانی گفتگو کی گئی اور بعد دوپہر زیر تبلیغ احباب کو گھروں پر مدعو کر کے اسلام کے بارہ میں مزید معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ برمنگھم میں احباب جماعت احمدیہ مسلم سنٹر میں جمع ہوئے جہاں سے انہیں چار گروپوں کی صورت میں شہر کے مختلف علاقوں میں روانہ کیا گیا (باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری رفیقۂ حیات مرحومہ

مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب کارکن دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ

اللہ تعالیٰ کی حکمت کاملہ کے تحت میری رفیقۂ حیات محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ ۴۳ سال تک ساتھ دیکر ۵۵ سال کی عمر میں آج سے دو سال قبل مورخہ ۱۳؍ جولائی ۱۹۷۰ء بروز پیر صبح ۴ بجے قبل اذان اللہ کو پیاری ہو گئیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہونے کی سعادت پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تحلہ میں اطلاع لیتے ہی مورخہ ۱۵؍ کو اپنے ذاتی پیڈ پر درج ذیل تعزیت نامہ اپنے مبارک دستخطوں سے خاکسار کو تحریر فرمایا۔

"آپ کی اہلیہ محترمہ کی وفات سن کر بہت افسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حی و قیوم صرف اللہ ہی کی ذات ہے۔ باقی سب فانی ہیں۔ اسی کی رضا پر راضی رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرما کے اپنے قرب میں اعلیٰ مقام سے نوازے آپ سب کو صبر جمیل کی توفیق دے اور اپنی حفاظت میں رکھے آمین"

مرحومہ میرے بڑے ماموں محترم ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب ابن حضرت امام خان صاحب صحابیؓ کی بیٹی تھیں اور صرف ۲½ برس کی عمر کی تھیں کہ ماں کی شفقت سے محروم ہو گئیں۔ اور ان کی نانی محترمہ نے نہایت درجہ محبت سے پالا۔ اللہ تعالیٰ کی عجیب حکمت ہے کہ ماموں جان مرحوم نے میری اہلیہ سے ٹھیک ۷ برس قبل اسی تاریخ اسی دن اور اسی وقت ۱۹۶۳ء میں ۶۷ سال کی عمر میں کراچی میں وفات پائی۔ خدا تعالیٰ کی یہ بھی ایک عجیب حکمت ہے کہ میری اہلیہ محترمہ کی پیدائش ۵؍ جولائی اور وفات ۱۳؍ جولائی کو ہوئی اور عاجز کی تاریخ پیدائش ان دونوں کی درمیانی تاریخ یعنی ۹؍ جولائی ہے۔

میری اہلیہ مرحومہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جہاں ظاہری صحت و خوبصورتی عطا کی تھی وہاں اپنے فضل خاص سے ہی نہایت عمدہ طبیعت اور اعلیٰ اوصاف بخشے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری بچی کی شادی کے موقعہ پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ۹ مستورات نے شرکت فرمائی۔ حضرت [illegible] بیگم صاحبہ حضرت چھوٹی بیگم صاحبہ اور حضرت چھوٹی آپا صاحبہ صدر لجنہ بھی شامل تھیں۔ ان سب کے تحفہ کے علاوہ ان میں سے ایک محترمہ نے ایک عمدہ جوڑا بچی کے لئے بھجوایا۔ اسی طرح میری اہلیہ کی وفات پر خاندان کی دس خواتین مبارکہ نے تشریف لاکر ہم غمزدوں سے تعزیت فرمائی اور میری بچیوں سے مخصوص ہمدردی فرمائی۔ فجزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

میری اہلیہ مرحومہ ۱۹۳۶ء میں مڈل پاس کر کے سیالکوٹ چھاؤنی سے قادیان اپنی دادی محترمہ کے پاس آگئیں۔ جہاں میرے چھوٹے بہن بھائی بھی تھے اور میری مرحومہ بہن سارہ بیگم کے ساتھ دینیات کلاس میں داخلہ لے لیا۔

ہمارے والدین کے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص تعلقات تھے ہی لیکن میری اہلیہ کی خداداد طبیعت نے دینیات کلاس میں داخل ہونے پر خاندان کی طالبعلم مستورات سے ذاتی تعلق پیدا کر لیا۔

۱۹۳۷ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ہمارا نکاح مسجد مبارک قادیان میں پڑھا اور ایک سال بعد ۲۱؍۱۲ کو شادی عمل میں آئی اور ۲۲؍۱۲؍۳۸ کو دعوت ولیمہ ہوا۔ خاندان کی مستورات و احباب کے علاوہ حضرت المصلح الموعودؓ نے از راہ شفقت دونوں دن شرکت فرما کر دعا فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص کمرہ میں ہم دونوں کو دو نفل پڑھنے کی بھی توفیق ملی۔ الحمد للہ پھر جس خلوص احساس اور محبت سے انہوں نے ۳۲ سال باوجود تنگی کے میرے ساتھ گزارے میں انہیں بھلا نہیں سکتا۔ ہماری بھاوجہ محترمہ امۃ القدیر صاحبہ اہلیہ برادرم ارشاد احمد صاحب مرحوم۔ ہیڈ مسٹرس گرلز ہائی سکول ربوہ نے اس کی ترجمانی یوں کی کہ بھائی ہمارے سارے خاندان میں آپ دونوں کی زندگی مثالی ہے۔ اہلیہ مرحومہ نہایت درجہ نیک نیت خاتون تھیں۔ گھر کو ہر دم صاف ستھرا رکھنے کے ساتھ ساتھ بچوں کو بھی ستھرا رکھتیں اور بہت محنت کرتیں۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ لجنہ کے کام سے آنے پر محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب جو ۳۱۳ صحابہ میں سے آخری ہیں نے برملا کہہ دیا کہ بچوں کی اور گھر کی دیکھ بھال ہی تمہاری نماز روزہ ہے۔ ایک دفعہ مجھے کوارٹر میں محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ لجنہ کے کام کے سلسلہ میں تشریف لائیں تو گھر کو نہایت درجہ صاف ستھرا دیکھ کر خاصی دیر تک محو حیرت کھڑی دیکھتی رہیں اور تعریف فرمائی۔ چندہ دو چار ماہ کا اکثر پیشگی دے دیا کرتیں۔ نماز اور قرآن کریم پڑھنے میں باقاعدگی کے علاوہ سچ بولنے اور ہمسایوں سے حسن سلوک میں اول نمبر تھیں جب بھی کسی ہمسایہ کا کوئی بچہ کوئی چیز لینے آتا تو اپنا کام چھوڑ کر اسے وہ چیز دیتیں۔ اور [illegible] پر اس قدر سختی سے پابند تھیں۔ کہ اگر تھوڑی سی چیز بھی ہوتی تو انکار نہ کرتیں۔ خواہ بعد میں خود تکلیف اٹھاتیں بلکہ کہتیں کہ جب میرے پاس چیز ہے تو انکار کیوں کروں۔ کسی کی ضرورت اس وقت پوری ہو جائے ہمسایوں سے اگر اتفاق سے کبھی جھگڑے کی طرح پیدا ہو گئی۔ تو نہایت حکمت عملی سے معاملہ رفع دفع کر دیا۔ ایک مرتبہ ایک عورت آئی اور غصے میں کہنے لگی کہ بھابی میں تم سے لڑنے آئی ہوں۔ میری اہلیہ نے کہا کہ پہلے بیٹھ جاؤ۔ پھر لڑائی بھی کر لینا۔ کچھ دیر کی گفتگو کے بعد وہ عورت بھابی بھابی کرتی چلی گئی۔ میری اہلیہ کہا کرتی تھیں کہ اگر انسان نہ لڑنا چاہے تو لڑائی نہیں ہو سکتی۔ دوسرے آدمی کی غلطی احتیاط سے اس پر واضح کر دی جائے تو لڑائی ختم ہو جاتی ہے۔ اہلیہ مرحومہ کے متعدد ایسے واقعات ہیں جن سے ان کی خداداد قابلیت کا پتہ چلتا ہے۔

غربا پروری اُن میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی نہایت ہی اچھی طرح سے پیش آتیں اپنے پاس بٹھاتیں اور جو کچھ بھی میسر ہوتا دیتیں۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ ایسا ہی ہوا کہ کوئی غریب عورت آگئی تو پہلے اسے روٹی پکا کر کھلاتیں پھر بچوں کے لئے پکاتیں خواہ دوبارہ آٹا گوندھنا پڑتا۔ آخری دنوں میں ایک عورت فاطمہ جس کا خاوند معذور تھا۔ گھر میں کچھ کام کرتی تھی۔ اچانک اُسے اپنے گھر ربوہ سے باہر جانا پڑا۔ جہاں سے وہ اہلیہ کی وفات کے بعد لوٹی تو افسوس کرتی ہوئی کہنے لگی کہ مجھے بالکل آپ لوگوں کی طرح دکھ ہے وہ تو جنتی بی بی تھی۔ جنت میں ہے۔ میں بہت گھروں میں کام کرتی ہوں لیکن ایسی نیک عورت میں نے نہیں دیکھی اس عورت کے بچوں کو بالکل اپنے ساتھ بٹھا کر محبت سے پڑھاتیں۔ لجنہ کے انتظام میں چند اور بچیوں کو یسرنا القرآن اور قرآن کریم پڑھاتی تھیں۔ جب زیادہ بیمار ہو گئیں تو یہ بچیاں ان کی صحت کے لئے دعائیں کرتیں۔ وفات کا اچانک سن کر ایک بچی تو بیہوشی کی کیفیت میں چلی گئی۔ مہمان نوازی میں خاص شغف رکھتی تھیں جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے مہمانوں کی تواضع خصوصاً محنت اور احساس اور خوشی سے کرتیں اور کبھی گھبراتی نہیں تھیں یہاں تک کہ جلسہ کے بعد دعوت کا اہتمام بھی کرتیں

ایک ڈیڑھ ماہ قبل یہاں تک کہا کہ اب قمیص درزی سے سلوایا کرنا۔ اپنی بعض خوابیں اور کشف بھی سنائے۔ لیکن افسوس میں اس وقت نہ سمجھا ان کی باتوں سے معلوم ہوتا تھا کہ درحقیقت انہیں اپنی وفات کا علم ہو چکا تھا بچپن کی ایک خواب وفات سے کچھ وقت قبل بھی سنائی کہ جیسے میں نے اللہ میاں کی انگلی پکڑی ہوئی ہے اور اللہ میاں مجھے جنت کی سیر کرا رہے ہیں جہاں بہت عمدہ عمدہ نظارے ہیں۔ ساری جگہوں پر پھرانے کے بعد مجھے ایک مکان میں جس میں ایک درخت لگا ہوا تھا چھوڑ گئے۔ پھر گھر میں درخت کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے یہاں تک کہا کہ یہی وہ درخت ہے اور میں اسی گھر سے اگلے جہاں جاؤں گی۔ سو اللہ کی حکمت کہ وہ اُسی مکان سے اللہ کی جنت میں چلی گئیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں بہت اچھی طبیعت بخشی تھی۔ نفیس طبیعت خیالات بہت بلند۔ نہایت درجہ نیک نیت محبت کرنے والی اور بڑی حساس تھیں۔

مرحومہ اپنے پیچھے چار لڑکے اور دو لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑ گئی ہیں۔ ہم اپنی بڑی لڑکی کا رشتہ ایک جگہ کر بیٹھے پر رشتہ کامیاب نہ ہو سکا۔ جس کا انہیں بہت صدمہ ہوا۔ مرحومہ مجھے تو تسلیاں دیتی رہیں لیکن خود اندر ہی اندر غم کھاتی رہیں۔ شدید غم کے باعث سارے جسم میں دردیں شروع ہو گئیں جو علاج معالجہ سے سمٹ کر ٹانگوں میں آ گئیں بعض دفعہ ساری ساری رات جاگتے گزر جاتی اور بعض دفعہ شدید درد کے باعث رونے لگتیں ایک دانت نیچے سے کہ ہلا نکلوا دیا اور اسی رات بخار کا شدید اثر ہوا اور ٹائیفائیڈ ہو گیا بخار کبھی کم کبھی زیادہ۔ آخری دو تین دن میں تو ۱۰۶-۱۰۷ تک رہا۔ یہاں تک کہ استغفار کرتے رہے اور باوجود بہترین علاج معالجہ کے جانبر نہ ہو سکیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بالآخر میں درخواست کرونگا کہ احباب دعا فرمائیں اللہ مرحومہ کے جنت النعیم میں درجات بلند فرمائے۔ اُنکی اولاد کو اُنکے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

36

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر اطلاع دیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ نمبر وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہوتے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۸۶۵

میں نصرت تنویر بنت شیخ محمد ذاکر صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲-۵-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) کانٹے طلائی آٹھ ماشے مالیتی ۱۳۵ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰ روپے جیب خرچ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ نصرت تنویر معرفت شیخ عبدالرشید صاحب ظفر محلہ دارالصدر شمالی ربوہ۔

گواہ شد: عبدالرشید ظفر برادر موصیہ محلہ دارالصدر شمالی ربوہ۔

گواہ شد: قاضی عبدالسلام صدر موصیان دارالصدر شمالی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۸۶۶

میں منور احمد ولد چوہدری غلام حیدر صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نور نگر فارم ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰-۵-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) چوالیس ۴۴ ایکڑ نہری بمقام گوٹھ احمدیاں تحصیل ماتلی ضلع حیدر آباد قیمت ۴۴۰۰۰/- روپے (۲) ایک عدد مکان رقبہ چودہ مرلہ محلہ دارالنصر غربی ربوہ قیمت ۱۲۵۰۰/- زمین اور مکان کی کل قیمت ۵۶۵۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۱۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: منور احمد خالد مینیجر نور نگر فارم۔

گواہ شد: محمد اشرف ناصر آبادی شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد: عنایت اللہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۸۶۷

میں احمد جان امینی بیوہ ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب قوم امینی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) ڈنڈیاں دو عدد وزنی ایک تولہ قیمت ۲۳۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰ روپے جیب خرچ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: احمد جان امینی۔

گواہ شد: صفی اللہ امینی بورڈنگ گلی گوجرانوالہ

گواہ شد: احمد الدین سیکرٹری وصایا گوجرانوالہ

مسل نمبر ۲۰۸۶۸

میں جمیلہ ثروت بنت شیخ محمد ذاکر صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴-۷-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) بالیاں طلائی آٹھ ماشے مالیتی ۱۳۵/- روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۵/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: جمیلہ ثروت معرفت شیخ عبدالرشید ظفر صاحب محلہ دارالصدر شمالی ربوہ۔

گواہ شد: عبدالرشید ظفر برادر موصیہ دارالصدر شمالی ربوہ۔

گواہ شد: قاضی عبدالسلام صدر موصیان محلہ دارالصدر شمالی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۸۶۹

میں لطیفہ تنویر بنت شیخ محمد ذاکر صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲-۵-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) بالیاں ۸ ماشے مالیتی ۱۳۵/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالکہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰ روپے جیب خرچ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: لطیفہ تنویر معرفت شیخ عبدالرشید ظفر صاحب محلہ دارالصدر شمالی ربوہ۔

گواہ شد: عبدالرشید ظفر برادر موصیہ محلہ دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب۔

گواہ شد: قاضی عبدالسلام صدر محلہ دارالصدر شمالی ربوہ

(باقی)

انگلستان میں یوم تبلیغ بقیہ صـ۳

زیر تبلیغ لوگوں سے ان کے گھروں پر جا کر ملاقات کی گئی اور بعض دور دراز اور غیر معروف علاقوں میں جا کر بھی اسلام کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ پرسٹن میں بھی احباب جماعت نے لٹریچر تقسیم کیا اور بہت سے احباب کو بذریعہ ڈاک ارسال کیا۔ زیر تبلیغ احباب کو گھروں پر مدعو کر کے بھی اسلام کے پیغام سے روشناس کروایا گیا۔ دیگر جماعتوں میں بھی یوم تبلیغ کامیابی کے ساتھ منایا گیا۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ ہمارا سال رواں کا یہ پہلا یوم تبلیغ ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔ ہزاروں احباب تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔ دلوں کا کھولنا اور سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

خدا کرے کہ اس سرزمین کے رہنے والے بہت جلد اسلام کے زندگی بخش پیغام کو سمجھنے لگ جائیں اور اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے کہ وہ اس صداقت کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کے دائمی فضلوں کے وارث بن جائیں۔ آمین ثم آمین۔

درخواست دعا

۱۔ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ زوجہ غلام نبی صاحب میادی نانوں ضلع سیالکوٹ عرصہ ایک سال سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ گو اب کچھ افاقہ ہے مگر تا حال بیمار ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(آنریری سیکرٹری دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۲۔ میرا لڑکا عزیز منیر احمد ایم ایس سی کرنے کے بعد پی ایچ ڈی کرنے کے لئے کینیڈا میں مقیم ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اسکی تمام مشکلات دور فرمائے اور اعلیٰ کامیابی کے ساتھ واپس لائے اور یہ سلسلہ کا خادم بنے۔ آمین (محمد ابراہیم صدر دارالنصر غربی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا میں ہمیشہ ذہین اور ہوشیار ہی اعلیٰ کارنامے سرانجام دیتے ہیں

دین میں بھی ذہین لوگ ہی ترقی کرتے اور اعلیٰ مدارج پاتے ہیں

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"دُنیا میں ہمیشہ ذہین اور ہوشیار ہی اعلیٰ کارنامے سرانجام دیا کرتے ہیں۔ اور زندگی کے تمام شعبوں میں ذہانت ان کے لئے نئے نئے رستے کھول دیتی ہے۔ ذہین آدمی اپنی اور اپنی قوم کی مشکلات کو اچھی طرح سمجھتا ہے اور جوں جوں انسان کی ذہانت ترقی کرتی ہے اسے اپنی ذمہ داریوں کا احساس زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ پھر یہ بات بھی تجربہ میں آئی ہے کہ ذہین لوگ ہی دین میں بھی زیادہ ترقی کرتے ہیں۔ مَیں نے کئی دفعہ سُنایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں آپ کا ایک نوکر پیرا ہوتا تھا۔ وہ پالم پور کا رہنے والا تھا اس کے رشتہ دار اسے علاج کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس لے کر آئے کیونکہ اسے گنٹھیا کی بیماری تھی اس سے پہلے وہ اسے بعض حکیموں کے پاس لے کر گئے تو وہ بڑی بڑی فیسیں مانگتے تھے اور وہ دے نہ سکتے تھے۔ آخر کسی نے بتایا کہ اسے مرزا صاحب کے پاس لے جاؤ۔ وہ روٹی بھی دیں گے اور علاج بھی کریں گے چنانچہ اس کے رشتہ دار اسے آپ کے پاس چھوڑ کر چلے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا علاج شروع کیا۔ اور وہ اچھا ہو گیا۔ ایک دو سال کے بعد اس کے رشتہ دار اسے لینے کے لئے آئے تو اس نے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ جب میں بیمار تھا اس وقت تو تم پھینک کر چلے گئے اور اب جب کہ میں کام کاج کے قابل ہو گیا ہوں تم مجھے واپس لے جانا چاہتے ہو جس نے میرا علاج کیا اور جس نے مجھے کھانا کھلایا۔ وہی میرا اصل رشتہ دار ہے۔ میں تمہارے ساتھ نہیں جاتا۔ اس میں عقل اتنی کم تھی کہ وہ کہا کرتا تھا کہ سرسوں کے تیل اور مٹی کے تیل میں کیا فرق ہوتا ہے وہ بھی تیل ہے اور یہ بھی تیل۔ چنانچہ وہ مٹی کا تیل دال میں ڈال کر کھا لیتا تھا۔ اور باوجود اس کے کہ وہ ایک لمبا عرصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں رہا وہ ایسا ہی کورے کا کورا رہا۔ اس کے ذہن کی یہ حالت تھی کہ اسے کوئی بات یاد ہی نہ رہتی تھی۔ اسے اپنی وفات تک بھی نماز پڑھنی نہیں آئی تھی۔ حالانکہ وہ ۲۵۔۳۰ سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں رہا وہ باہر سے جو مہمان آتے تھے انہیں صبح و شام کھانا کھلایا کرتا تھا۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو اسے نماز پڑھوانے کا بہت شوق تھا۔ کیونکہ آپ یہ ناپسند فرماتے تھے کہ ایک بے نماز شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ڈیوڑھی پر بیٹھے۔ آپ چاہتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح وہ نماز پڑھنے لگ جائے تاکہ لوگوں پر بُرا اثر نہ ہو۔ آپ نے ایک دن اسے فرمایا کہ پیرے نماز پڑھا کرو۔ کہنے لگا میں کیا کروں۔ مجھے نماز یاد ہی نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا اچھا تم صرف

سبحان اللہ سبحان اللہ

ہی کہتے رہا کرو۔ ایک دفعہ آپ نے اسے نماز کی عادت ڈالنے کے لئے فرمایا کہ اگر تم پانچ نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھ لو تو میں تمہیں دو روپے انعام دوں گا۔ انعام کے شوق میں اس نے عشاء کی نماز سے باجماعت نماز پڑھنی شروع کی اور اگلے دن عشاء کے وقت اسے روپے ملنے تھے۔ اس وقت چونکہ مہمان تھوڑے ہوتے تھے ان کے لئے ہمارے گھر میں کھانا تیار ہو جاتا تھا اور پیرا کھانا لا کر مہمانوں کو کھلا دیتا تھا۔ اگلے دن اس نے پانچ نمازیں پوری کر کے انعام لینا تھا وہ مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ رہا تھا کہ اندر سے خادمہ نے آوازیں دینی شروع کیں کہ پیرا۔ کھانا لے جاؤ۔ چار پانچ دفعہ جو اس نے آواز دی اور پیرا نہ بولا۔ تو آخر خادمہ نے کہا اچھا میں جا کر بی بی جی سے کہتی ہوں۔ اس پر پیرا نماز میں ہی بول پڑا اور کہنے لگا ذرا ٹھہر جا اِکو رکعت رہ گئی ہے سُننے آیا۔ یعنی ذرا ٹھہر جاؤ ایک ہی رکعت رہ گئی ہے ابھی آتا ہوں۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو کسی نے اسے کہا نماز میں نہیں بولنا چاہیئے اس طرح نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ وہ حیران ہو کر کہنے لگا اچھا اتنی سی بات سے بھی نماز ٹوٹ جاتی ہے گویا یہ بات اس کے لئے حیرت انگیز تھی کہ بولنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے لیکن دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول اور مولوی عبدالکریم صاحب کی صحبت سے فیض یاب ہوتے ہوئے کہاں سے کہاں نکل گئے۔ اسی طرح ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیکھتے ہیں کہ ہر شخص اپنے اپنے ذہن کے مطابق رسول کریم صلعم کی صحبت سے فائدہ حاصل کرتا تھا۔

حضرت ابوہریرہؓ جو حدیث کے سب سے بڑے راوی ہیں تفقہ میں کمزور تھے لیکن روایات بیان کرنے میں ان کا حافظہ خوب کام کرتا تھا اس کے مقابلہ میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی روایات بہت کم ہیں لیکن وہ اپنی ذہنی تیزی کی وجہ سے ان سے بہت آگے نکل گئے ہیں۔

پس ذہنی تیزی ایک بڑی نعمت ہے۔"

(مشعلِ راہ صفحہ ۵۳۹، صفحہ ۵۴۰)

فضل عمر درس القرآن کے بارے میں

نہایت اہم اعلان

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ اس سال ۲۲ر جولائی کو شروع ہونے والی کلاس میں صرف وہی طلبہ شریک ہو سکیں گے جن کے پاس اپنے اضلاع کے امراء صاحبان کی طرف سے تصدیق ہو گی کہ انہوں نے مقامی کلاس میں شمولیت کی ہے جن دوست کے پاس ایسی تصدیق نہ ہو گی وہ اس کلاس میں شامل نہ ہو سکے گا۔

نیز حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے یہ درخواست منظور فرمائی ہے کہ حضور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ۲۲ر جولائی کو اس کلاس کا افتتاح فرمائیں۔ امراء کرام تمام جماعتوں کے نمائندوں کو بروقت ربوہ بھجوائیں تا وہ کلاس میں شمولیت کر کے پورا استفادہ کر سکیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

شکریہ احباب و درخواستِ دعا

میرے والد محترم حضرت مولوی تاج الدین صاحب لائل پوری (سابق ناظم دار القضاء) کی وفات پر جن بزرگوں عزیزوں اور بہن بھائیوں نے ہمارے گھر آ کر یا بذریعہ خطوط اظہار تعزیت کیا ہے خاکسار اپنی اور اپنے دیگر لواحقین کی طرف سے ایسے تمام احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سب بزرگوں اور بھائیوں کو اجرِ عظیم سے نوازے اور ہمیں اپنے والد محترم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ تمام بزرگوں اور بھائیوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حضرت والد صاحب محترم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

(مبشر احمد ابن مولوی تاج الدین صاحب مرحوم دار الرحمت وسطی ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد محترم محمد ابراہیم صاحب جنجوعہ تقریباً عشرہ سے علیل ہیں۔ بخار تو اتر گیا ہے۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(ناصرہ جنجوعہ دار الصدر غربی الف ربوہ)

۲۔ میری والدہ محترمہ تشویشناک طور پر بیمار ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ انہیں کاملہ و عاجلہ صحت عطا فرمائے آمین۔

(بشیر احمد رائے ونڈی کارکن دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴